دلدل

صحرا میں بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں ریت پانی سے ملی ہوتی ہے۔ یہ جگہیں بھولے بھٹکے مسافروں کے لئے بہت خطرناک ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان پر چلنے والا دھنس جاتا ہے۔نیچے بیان کی ہوئی کہانی میں دکھایا گیا ہے کہ یہ کیسے ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ پہلے تو مسافر آگے بڑھنے میں رکاوٹ محسوس کرتا ہے اور اس کے قدم بھاری ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ ریت اس کے جوتوں کے تلوں سے چپک جاتی ہے اور گوند کی طرح ان سے لگ جاتی ہے ،ریت سوکھی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن جونہی وہ اپنا پاؤں اس پر سے اٹھاتا ہے وہ جگہ پانی سے بھر جاتی ہے ۔ ریت بڑی نفیس ،ملائم اور ایک رنگ کی ہوتی ہے ۔ اس لئے کسی کو بھی سوکھی ریت جو چلنے کے لئے محفوظ ہوتی ہے ،اور گیلی ریت میں جو محفوظ نہیں ہوتی فرق دکھائی نہیں دیتا۔

جب مسافر کو ایسا لگتا ہے کہ اس کا پاؤں ریت میں دھنسا جارہا ہے تو وہ چاروں طرف اس امید سے دیکھتا ہے کہ شاید وہ سوکھی زمین کی طرف واپس جاسکے ۔ لیکن اس کی بجائے جتنا وہ اپنے پاؤں باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے اتنا ہی وہ اور نیچے دھسنے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ریت میں چھپ جاتے ہیں ۔ تب اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ راستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ پریشانی کی حالت میں اسی جگہ کھڑارہ جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اب کیا کرے اور اس کے پاؤں آہستہ آہستہ نیچے ہی نیچے دھنسے چلے جاتے ہیں۔

تب وہ چاہتا ہے کہ جس راہ سے وہ آیا تھا اسی پر واپس لوٹ جائے اور بچ جائے ۔ لیکن وہ واپس نہیں جاسکتا اور اس کی حالت اور بھی بری ہوجاتی ہے اور رہائی اور وہ بھی مشکل دکھائی دینے لگتی ہے ۔ تب ریت اس کی ایڑیوں کو چھپا لیتی ہے اور وہ دائیں طرف مڑتا ہے لیکن اور بھی نیچے دھنس جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے ٹخنے بھی ریت میں چھپ جاتے ہیں ۔ پھر وہ بائیں کی طرف مڑتا ہے اور ریت اس کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی ہے ۔ تب اسے یقین ہوجاتا ہے کہ وہ ڈوب جانے والا ہے ۔

اگر وہ کچھ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے تو اسے دور پھینک دیتا ہے تاکہ اس کا بوجھ ہلکا ہوجائے لیکن بات پھر بھی نہیں بنتی وہ مدد کے لئے پکارتا ہے اور اپنے خطرے کی علامت کے طور پر اپنا رومال ہلاتا ہے۔ لیکن مدد نہیں پہنچتی اور ریت اس پر غالب آجاتی ہے ۔ جب تک اتفاق خدائی مدد نہ پہنچے اور کوئی طاقتور اور بہادر آدمی جو اس قسم کی زمین کو پہنچاتا ہو آکر اسے ریت سے باہر نہ نکال لے تو وہ بلاشک غرق ہوجائے گا۔ کیونکہ ریت اونچی ہوتی جائے گی اور اس کا سارا بدن چھپ جائے گا۔

اسے کہیں دور درخت ،گھر اور باغ دکھائی دیتے ہیں لیکن ان تک جانے کا راستہ نہیں ملتا۔ اسے سورج کی روشنی میں چمکتا ہوا آسمان اپنے سر پر دکھائی دیتا ہے لیکن وہ ان پیاری چیزوں کو دیکھ کر افسوس کرتا ہے ۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ وہ چند منٹوں میں ڈوبنے والا ہے اور یہ سب کچھ اسے پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔

تب وہ اس خیال سے ریت پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے کہ شاید یوں زیادہ نیچے جانے سے بچ جائے ۔ پس وہ بیٹھ جاتا ہے اور پھر اپنی پیٹھ کے سہارے یا منہ کے بل لیٹ جاتا ہے۔ لیکن یہ سب باتیں اس کی مشکلوں اور مصیبتوں کو بڑھادیتی ہیں۔ تب اسے محسوس ہوتا ہے کہ ریت کے سینے تک پہنچ گئی ہے اور وہ جتنی بلند آواز سے چلا سکتا ہے چلاتا ہے ۔

"کوئی میری مدد کرے ،میں ڈوب رہا ہوں"

وہ اپنی کہنی کے سہارے جھکتا ہے کہ کہیں ڈوب نہ جائے۔ لیکن ریت اس کے کندھوں تک پہنچ جاتی ہے اور پھر گردن تک۔ صرف اس کا چہرہ ریت سے باہر رہ جاتا ہے۔ وہ چلانے کے لئے اپنا منہ کھولتا ہے اور ریت اس کے منہ میں گھس جاتی ہے۔ تب وہ چلا بھی نہیں سکتا۔ اب وہ صرف اپنی آنکھوں سے موت کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ سکتا ہے۔ اگرچہ وہ مضبوط اور تندرست ہے لیکن کوئی چال اسے نہیں بچا سکتی۔ تب ریت اس کی آنکھوں میں گھس جاتی ہے اور اس کی پلکیں اور اس کا سر ریت میں چھپ جاتے ہیں۔ اس کے ہاتھ اوپر اٹھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے وہ مدد کی بھیک مانگ رہا ہو۔ آخر کار وہ ریت میں پوری طرح چھپ کر نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔

کہانی کا مطلب

یہ کہانی ایک مثل ہے جو آپ پر صادق آتی ہے کیونکہ آپ بالکل اس ریت میں دھنس جانے والے آدمی کی طرح ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور شجر ممنوعہ کا پھل کھایا، تب ہی سے اس کی تمام نسل بدی اور نافرمانی کی طرف مائل ہوتی آئی ہے۔ جیسا کہ زبور شریف میں لکھا ہے۔

"وہ سب کے سب پھر گئے ہیں ،وہ باہم نجس ہوگئے کیوئی نیکو کار نہیں،ایک بھی نہیں،(زبور شریف 53 باب 3آیت)۔

گناہ اس ریت کی طرح ہے اور آپ اس میں آہستہ آہستہ ڈوبے جا رہے ہیں کیونکہ آپ کو اس کا پتہ نہیں ۔شیطان آپ کو ورغلاتا ہے کہ آپ کا راستہ محفوظ اور خطروں سے الگ ہے۔ وہ آپ کو صاف آسمان اور اچھے موسم کا فریب دیتا ہے۔ کوئی چیز آپ کو خطرے سے آگاہ نہیں کرتی اس لئے آپ اس کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ آپ اپنے فرضی سکون کے فریب میں مبتلا ہو کر دن بہ دن گناہ کرتے جاتے ہیں۔ آپ اپنی اصل حالت سے اور بھی بے خبر ہو کر گندی عادتوں میں قائم ہوتے جاتے ہیں۔ آپ کی دولت چاپلوسی اور لذت کی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ نفسانی خیالات آپ کو اچھے لگتے ہیں اور آپ کی خود پسندی کم نہیں ہوتی ۔آپ کی آرزو اور وقتی ہوشیاری کے باوجود بھی آپ کے گناہ آپ پر غلبہ پالیتے ہیں اور بالکل اس ڈوبنے والے کی طرح جو اپنے آپ کو باہر نکال نہ سکا آپ بھی اپنی روح کو گناہ کی ریت کے ڈھیر سے باہر نہیں نکال سکتے۔

ممکن ہے کہ آپ نے اپنے گناہوں سے آزاد ہونے کے لئے ہر ایک وسیلے سے کام لیا ہو۔ لیکن ناکام رہے ہوں اور آپ کے دن گناہ کی طاقتوں کے خلاف بے کار کوششوں اور بے بسی میں گذر گئے ہوں۔ اے عزیز پڑھنے والے اگر آپ کی حالت ویسی ہے جیسی ہم نے بیان کی تو آپ ایک بڑے خطرے میں ہیں۔ کتاب مقدس کہتی ہے۔

"ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر اس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں"۔

آپ اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔ خدا نے آپ کے گناہوں کی سزا مقرر کردی ہے وہ انجیل شریف میں ظاہر کرتا ہے۔

"گناہ کی مزدوری موت ہے۔۔۔۔(انجیل شریف خط اہل رومیوں 6 باب 23آیت)۔

ہمیں یہ بات مان لینی چاہیے کہ یہ مزدوری ٹھیک اور مناسب ہے۔ کیونکہ ہمارے تمام گناہ خدا کے یعنی اس قدوس کے خلاف ہیں جس نے بارہا ہمیں پاکیزگی کی طرف بلایا ہے۔

اب فرض کیجئے کہ جب وہ آدمی ڈوبنے لگا تب ایک بہادر آدمی نے اس کے پاس آکر اسے ڈوبنے سے بچالیا اور حفاظت کے ساتھ اس کے گھر پہنچا دیا تو وہ کس قدر خوش ہوا ہو گا جیسے وہ نئے سرے سے پیدا ہوا ہو یا مر گیا ہو اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھا ہو۔ ہاں ایک ایسا بچانے والا ہے۔ اس بہادر آدمی سے مراد جناب سیدنا مسیح ہیں۔ جیسے کہ ڈوبنے والے سے مراد آپ ہیں وہ آپ کو پوری طرح بچا سکتا ہے اور سلامتی کے ساتھ آپ کو آسمانی گھر میں لے جاسکتا ہے کیونکہ وہ آسمان سے ہماری اس گناہ سے بھری ہوئی دنیا میں آیا تاکہ بدبخت گنہگاروں کو بچائے اور انہیں خوفناک دلدل سے باہر نکالے۔

اگر آپ گناہ کی زندگی سے خوفزدہ ہیں اور اس کی سزا سے ڈرتے ہیں (کون ہے جو نہیں ڈرتا ؟) جلدی سے جناب مسیح کے پاس آئیے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں بچانے والے ہیں۔ کتاب مقدس کہتی ہے۔

"کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں۔"

اس کی محبت کو نہ ٹھکرائیے کیونکہ لکھا ہے۔

"اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں۔"